تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

جلد نمبر: 8

شمارہ: 01

انٹرنیٹ گزٹ

جنوری 2018ء

المنار

زیرنگرانی: شعبہ اشاعت-تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن-یو.کے

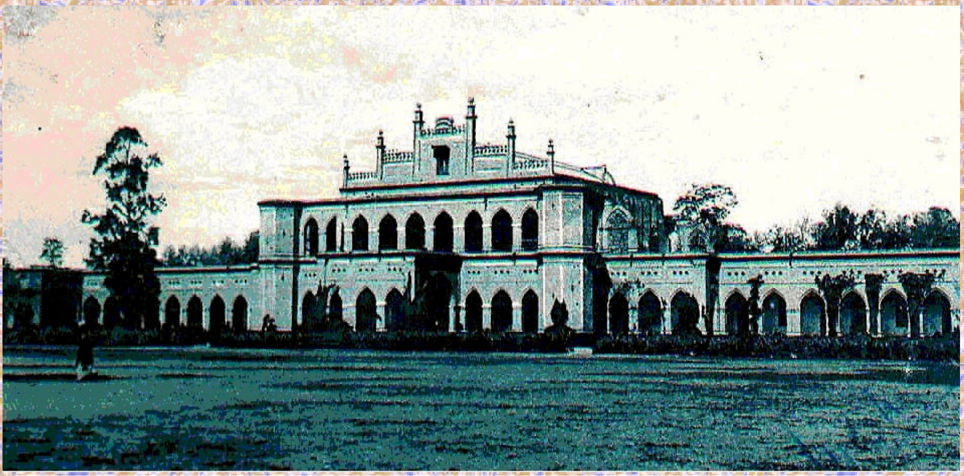

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - U.K

181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.

Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کیلئے رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل:83)

یہ قرآن ایک ایسی یاددہانی کرانے والی کتاب ہے جس میں تمام آسمانی کتابوں کی خوبیاں بہہ کر آ گئی ہیں۔

اس کو ہم نے اُتارا ہے۔ پس کیا تم ایسی کتاب کے منکر ہو؟ (الانبیاء:51)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

☆ قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع ہو کر آئے گا۔ (مسلم۔ باب فضائل قرأت القرآن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے............ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں............ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 240-241)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

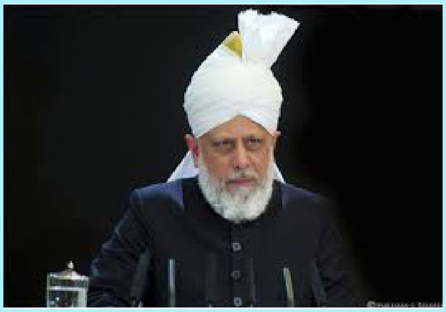

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کیلئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کیلئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۷﴾ (سورۃ الاحزاب) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2006ء)

مکتوب مبارک سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پہلے رسالہ کے آغاز کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام خصوصی طور پر دیا تھا وہ ایک بار پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کو غور سے پڑھیں اور اس کے مطابق عمل کی کوشش کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن

31-12-10

پیارے قارئین المنار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رسالہ ''المنار'' کے نام پر انٹرنیٹ گزٹ جاری کرنے کی خبر میرے لئے بڑی خوشی کا موجب بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ المنار کا از سر نو اجراء ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر ہوں۔

ہمارے تعلیم الاسلام کالج کی اپنی روایات تھیں۔ اس میں احمدی بھی پڑھتے تھے اور غیر از جماعت بھی پڑھتے تھے لیکن وہ سب بڑے پیار اور محبت سے وہاں رہتے اور تعلیم حاصل کرتے تھے۔ کسی قسم کی کوئی فرقہ واریت نہیں تھی۔ کالج کا سارا ماحول ہمیشہ محبتوں سے معمور رہتا تھا اور ایک ایسا علمی گہوارہ تھا جہاں سے سبھی بلاتمیز فیض پاتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پڑھے ہوئے طلباء آج بھی کوئی پیغام بھیجیں تو یہی ان کا پیغام ہوتا ہے کہ وہاں ہر طرف پیار ہی پیار تھا اور یہی وہ چیز ہے جس کی آج ضرورت ہے۔ نفرتوں کے ماحول میں محبتوں کی ترویج وقت کا تقاضا ہے اور اس کے طلباء میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ماحول میں اسی پیار و محبت کو پھیلائیں جو انہوں نے وہاں سے سیکھا اور پایا تا کہ وہ انسانی قدریں پھر سے بحال ہوں جس کا ہم نے اس درسگاہ کے ماحول میں ہمیشہ مشاہدہ کیا۔ اس دور کے احمدی سٹوڈنٹس کے اگر آج بھی بعض غیر احمدیوں سے رابطے اور تعلقات ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ مزید آگے قدم بڑھائیں اور انہیں اسی پیار اور محبت کی طرف بلائیں جو اس مادر علمی کا حقیقی اثاثہ تھا۔ اس سے کچھ نہ کچھ انسانی قدریں تو پامال ہونے سے بچیں گی اور یقیناً ایک اچھے ماحول کی ترویج ہوگی۔ اللہ توفیق دے۔ آمین۔

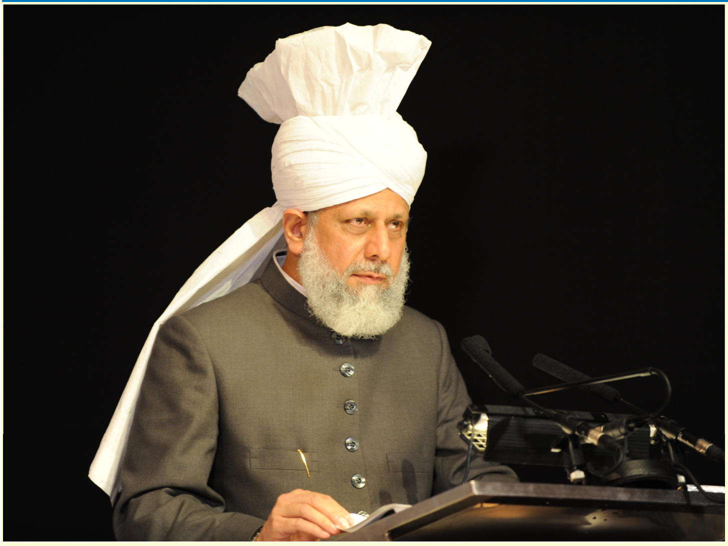

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

مختصر خبریں

برکینا فاسو کے علاقے ددگو میں مسرور احمدیہ کالج کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پر شفقت اجازت سے ہماری ایسوسی ایشن برکینا فاسو کے علاقے ددگو میں مسرور احمدیہ کالج بنا رہی ہے۔ محترم امیر صاحب برکینا فاسو کی اطلاع کے مطابق حکومت سے کالج بنانے کی اجازت لے لی گئی ہے اور زمین بھی خرید لی گئی ہے۔ تقریباً ایک مہینے میں تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ ایسوسی ایشن کے تمام ممبران سے نیکی کے اس کام میں شمولیت کی درخواست ہے۔

برکینا فاسو سے اطلاع ملی ہے کہ کالج کی تعمیر کے لئے سیمنٹ کے بلاکس وغیرہ کالج کے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ بنیادیں کھودنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا ایک فرض جو ہم سب نے مل جُل کر ادا کرنا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:-

”میں سمجھتا ہوں ایسوسی ایشن اگر اپنے ممبران سے مستقل رابطہ رکھے اور ممبران خود بھی ایک جذبہ کے تحت اپنی اس درس گاہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو احمدی بچوں کے لئے آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں“

(الفضل ربوہ 13 اکتوبر 2011)

پاکستان کے نادار اور مستحق احمدی طلبہ کی امداد کی بابرکت تحریک حضور انور نے جاری فرمائی ہوئی ہے، اس میں دل کھول کر حصہ لیں۔ یہ بچے ہمارے بچے ہیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

مجلس عاملہ کی میٹنگ

ماہ ستمبر میں ہماری مجلس عاملہ کی میٹنگ میں مندرجہ ذیل پروگرام بنائے گئے:

- محترم رانا عبد الرزاق صاحب ہر ماہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے۔ کے دو تین ممبران کا انٹرویو لے کر المنار میں شائع کریں گے۔
- محترم مبارک صدیقی صاحب نے ممبران سے درخواست کی کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور لکھتے رہیں اور اپنے قریب رہنے والے ایسوسی ایشن کے ممبران سے اخوت اور پیار کا تعلق بڑھائیں۔
- محترم اظہر اقبال صاحب ایسوسی ایشن کا یوٹیوب چینل بنائیں گے۔
- ایسوسی ایشن کے تمام ریجنل صدران اپنے اپنے ریجن میں علیل ممبران کی عیادت کے لئے پھول لے کر جائیں۔
- محترم عبد المنان اظہر صاحب ریجنل صدران کی مدد سے کالج کے لئے فنڈز اکٹھے کریں گے۔
- محترم ظہیر جتوئی صاحب ایک چیرٹی ڈنر کا اہتمام کریں گے۔
- محترم شفیق میر صاحب کی تجویز پر اتفاق کیا گیا کہ کالج کے لئے ایک ہزار پاؤنڈ کا عطیہ دینے والوں کے نام کالج کے دفتر میں لگائی گئی تختی پر بغرض دعا تحریر کئے جائیں گے۔ محترم وسیم باری صاحب کی اس تجویز سے ایک اور پروگرام بھی طے پایا کہ کالج کے ایسوسی ایٹ ممبران کی نئی لسٹ تیار کی جائے اور انہیں مستحق طلباء کی مدد کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔

”المنار“ میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ جہاں اس سے آپ کے کاروبار میں فائدہ ہوگا وہیں غریب و نادار طلباء کی مدد بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ رابطہ فرمائیں:

رانا عبد الرزاق خان۔ جنرل سیکرٹری۔ فون و واٹس اپ: 00447886304637

قرارداد تعزیت بروفات

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم ومغفور

ناظراعلیٰ وامیر مقامی ربوہ۔پاکستان

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مورخہ 18 جنوری 2018ء بروز جمعرات منعقد ہوا جس میں انتہائی شفیق حلیم اور پیار کرنے والے، خلافت احمدیہ کے فدائی اور ہمارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شفیق استاد مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ پاکستان کی المناک رحلت پر قرارداد تعزیت پیش کی گئی اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے شاگردوں نے آپ کا ذکر خیر کیا۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مورخہ 17 جنوری 2018ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے تھے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اراکین مجلس عاملہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے اس موقع پر حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے، جملہ لواحقین سے اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے گہرے رنج اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

والسلام
مبارک صدیقی
صدر ایسوسی ایشن و جملہ اراکین مجلس عاملہ

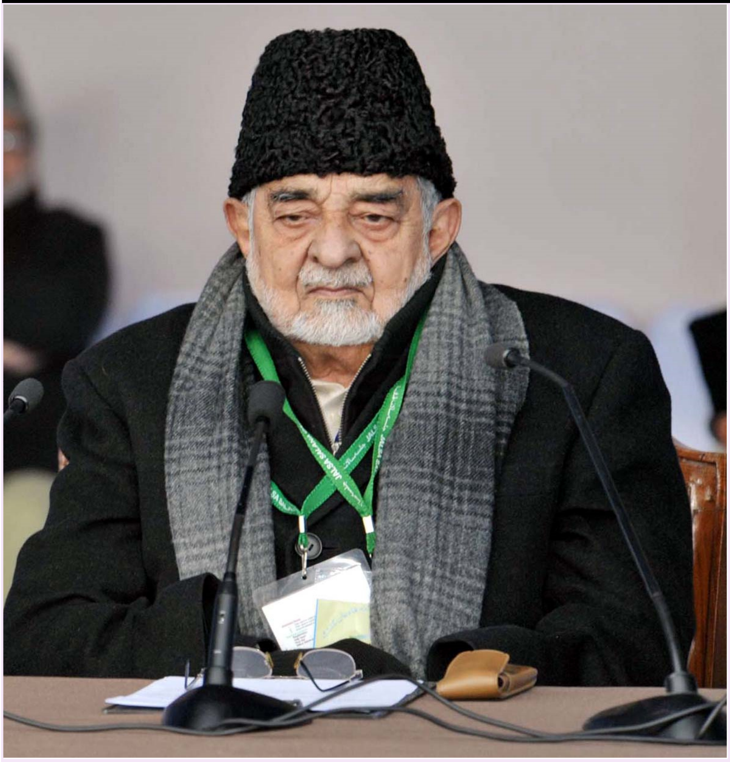

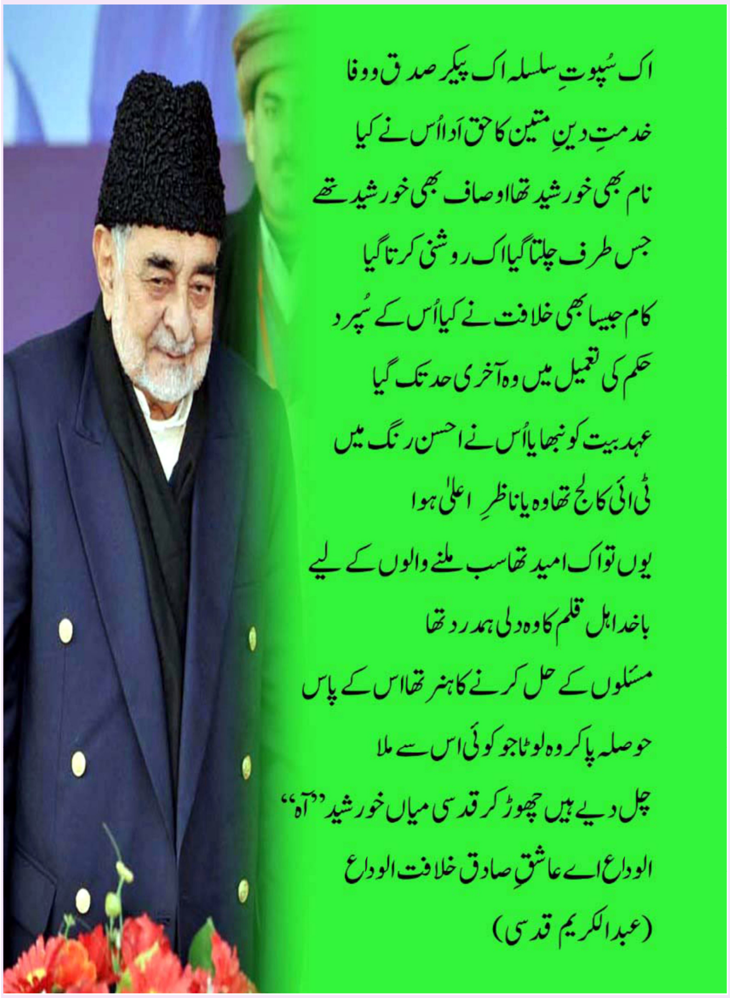

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انشاءاللہ العزیز مورخہ 11 فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب بمقام بیت الفتوح ہماری ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس وعشائیہ منعقد ہوگا۔ایسوسی ایشن کے تمام ممبران سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔ اس اجلاس میں آئندہ دو سال کے لئے ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے کے عہدیداران کا انتخاب بھی ہوگا۔آپ سب ممبران سے درخواست ہے کہ ابھی سے اپنی ڈائری میں اس تاریخ کو نوٹ کرلیں۔ یہ تقریب طاہر ہال میں ہوگی جو کہ بیت الفتوح میں ہی واقع ہے۔ممبران نماز مغرب بیت الفتوح میں ادا کریں گے اور اسکے فوراً بعد اجلاس کی کاروائی شروع ہو جائے گی۔ دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

والسلام

مبارک صدیقی

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے کی مجلس عاملہ ونائبین کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک یادگار تصویر بر موقع جلسہ سالانہ یو کے 2016

مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب۔صدر ایسوسی ایشن۔مکرم بشیر احمد اختر صاحب۔نائب صدر۔مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب۔جنرل سیکرٹری مکرم عبدالمنان اظہر صاحب۔سیکرٹری مال۔مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب۔ایڈیشنل سیکرٹری مال۔مکرم سید نصیر احمد۔سیکرٹری تجنید۔مکرم مرزا عبدالرشید۔سیکرٹری ضیافت۔مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب۔سیکرٹری تقریبات۔مکرم مرزا عبدالباسط صاحب۔سیکرٹری ایسوسی ایٹ ممبران۔مکرم سید حسن خان۔سیکرٹری اشاعت

میرا تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ

(محترم ملک نذیر احمد صاحب)

میرے والد صاحب کی خواہش تھی کہ میں اپنی زندگی وقف کروں۔اس کے ساتھ ہی وہ چاہتے تھے کہ میں اپنی مرضی اور شوق سے زندگی وقف کروں۔ میں چونکہ شروع ہی سے شوخ طبیعت تھا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ نہیں کرتا تھا۔میرے والد صاحب چونکہ زبردستی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ مجھے تعلیم الاسلام کالج میں داخل کیا جائے۔ان دنوں چونکہ میری فیملی کوئٹہ میں مقیم تھی۔اس لیے میرے والد صاحب نے ہوسٹل میں رکھنے کا سوچا اگرچہ یہ ان پر کافی بوجھ تھا۔میرے سگے ماموں لاہور میں تھے مگر میرے والد صاحب نے ہوسٹل میں رکھنا صرف اس لئے چاہا کہ شاید کالج بلکہ ہوسٹل کا ماحول ان کی خواہش کو پورا کردے۔ چنانچہ ستمبر 1951ء کو میرے والد صاحب اپنے ساتھ لے کر کالج گئے۔ یہاں میاں صاحب (جو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بنے) پرنسپل کالج کے پاس لے گئے۔ میاں صاحب نے مجھ سے پوچھا آپ (میں) کیا پڑھنا چاہتے ہو۔ مجھے اس وقت Madical اور Art کے مضمونوں کی تمیز کا صحیح طور پر علم نہ تھا۔میں نے کہا جس سے وکیل اور سیاست بنتے ہیں۔مگر میرے والد صاحب نے فوراً ٹوک دیا۔نہیں اسے انجینئرنگ میں داخل ہونا ہے۔ چنانچہ مجھے حساب، فزکس کیمسٹری کے مضامین میں داخل کیا۔

کالج میں داخلہ تو ہوگیا۔اب میرے والد صاحب مجھے ہوسٹل میں رہائش کیلئے لے گئے۔ وہاں مکرم محترم چوہدری محمد علی صاحب مرحوم سے ملے اور خاص طور پر صوفی بشارت الرحمان صاحب مرحوم سے ملے۔ یہاں وقف کا ذکر تو نہ ہوا۔البتہ نمازوں اور تربیت جس کے لئے صوفی صاحب مرحوم پہلے سے ہی تیار تھے۔غرض میں کالج میں داخل ہوگیا اور فضل عمر ہوسٹل میں رہنا شروع کردیا۔

ہوسٹل میں مجھے اس وقت ڈارمیٹری میں رکھا گیا جس میں تین لڑکے تھے اس میں مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب میرے ساتھ تھے۔ یہاں ہوسٹل میں جن خاص احباب سے میری دوستی ہوئی ان میں سب سے پہلے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب مرحوم مغفور، مبارک احمد مصلح الدین صاحب، سمیع اللہ سیال صاحب اور عطاء الکریم صاحب اور چند نام ذہن سے اُتر گئے ہیں۔ جو بعد میں جماعت کے بڑے بڑے عہدوں پر فائض ہوئے۔ہاں مطیع اللہ درد صاحب اور افضل ترکی صاحب وغیرہ۔

اس طرح اس عاجز کے زندگی کے چند سال تعلیم الاسلام کالج اور ہوسٹل میں گزرے۔ کالج اور ہوسٹل میں اساتذہ کا روّیہ قابل رشک تھا۔تعلیم کا معیار بھی بہت بلند تھا۔اخلاقی اقدار کا خیال رکھنا اور علم وعمل کو مقدم رکھنا سب طلباء اور اساتذہ کا شعار تھا۔باہمی احترام اور محبت ہمارا ماٹو تھا۔تعلیم الاسلام کالج کا ایک امیج تھا۔باقی کالج بھی اس کالج پر رشک کرتے تھے۔

نمبرا۔اعظم خان کا مارشل لاء تھا۔ جب 1953ء میں احمدیوں کے خلاف فسادات ہوئے۔میں ان دنوں فضل عمر ہوسٹل میں رہتا تھا۔اب مجھے یاد نہیں کہ خدام الاحمدیہ کا کیا عہدہ میرے پاس تھا کہ فسادات کے وقت سارے ضروری پیغامات ربوہ سے میرے نام آتے تھے۔ میں اس لئے تھوڑا Important تھا۔اگرچہ مجھے بہادر اور مضبوط نہیں سمجھتے تھے۔پھر بھی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی رہائش گاہ رتن باغ میں پہرہ دیا کرتا تھا۔ جس رات کو مارشل لاء لگا میں اس رات کالج کی دیوار کے اندر مگر سڑک کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا۔صبح تقریباً تین بجے کا وقت ہوگا جب ٹینک سڑک پر سے گزرنے شروع ہوئے پہلے تو میں تھوڑا ڈرا پھر نظارہ قابل دید تھا۔مارشل لاء اتنا سخت تھا کہ جب میں جمعہ کی نماز کیلئے دلی دروازے گیا میں اکثر پیدل ہی جایا کرتا تھا۔

جس واقعہ کا میں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں دلی دروازہ

سے پیدل اپنی نانی جان کو ملنے راجگڑھ گیا تو تقریباً سارے ہی راستے میں رونے اور ماتم کی آوازیں آتی رہیں۔اعظم خان کا مارشل لاء اتنا سخت تھا۔

میری تیسری یاد یہ ہے کہ میرے والد صاحب چونکہ اتنے امیر نہ تھے اس لئے مجھے صرف 50 روپے ماہانہ روانہ کرتے تھے جو شاید سب طالب علموں سے کم تھے۔اس وجہ سے بھی اور ویسے بھی مجھے سینما جانے کا شوق نہ تھا۔چنانچہ دوسرے دوستوں کی طرح میں کسی فضول خرچی میں بھی ملوث نہیں تھا۔بس صرف کسی نہ کسی دوست کے ساتھ انارکلی کی سیر کو جایا کرتا تھا۔میرے والد صاحب کا حکم تھا کہ جب ممکن ہو کونڈے کا دودھ پیا کرو۔ ایک بار دودھ والے نے مجھ سے کہا آپ صرف ایک ہو جو مہینہ کی 30 تاریخ کو نقد پیسے دیتے ہو۔اسی طرح ہوسٹل میں ایک ٹک شاپ میں وہاں بھی ہمیشہ نقد ادائیگی کرتا تھا۔ایک بار مالک نے کہا (باؤ جی) بابو جی آپ بھی چٹ دے دیا کریں۔تو میں نے کہا اچھا۔اس طرح ایک ماہ میں نے بھی چٹ چلائی جب مہینہ کے آخر میں بل آیا تو میرے طوطے اُڑ گئے۔میں نے بل تو دے دیا۔اور مالک کو سختی سے منع کیا کہ اب چٹ نہیں چلے گی۔اگر میرے پاس پیسے ہونگے تو کھاؤں گا ورنہ نہیں۔الغرض شروع ہی سے نقد کام کرتا رہا۔اس طرح مجھے بڑا فائدہ ہوا۔بچپن کی اس عادت نے مجھے اتنا مضبوط کر دیا کہ میں نے زندگی میں نہ کبھی قرض لیا اور نہ دیا سوائے گھر کے مارگیج کے۔کالج کا زمانہ جب یاد آتا ہے تو سب بزرگ اساتذہ کے حسنِ سلوک اور روّیے کو یاد کر کے دعا دیتا ہوں۔اُن کی پدرانہ شفقت اور محبت سے تدریس کرنے پر رشک آتا ہے۔خدا تعالیٰ اُن سب کے درجات بلند کرے۔آمین۔

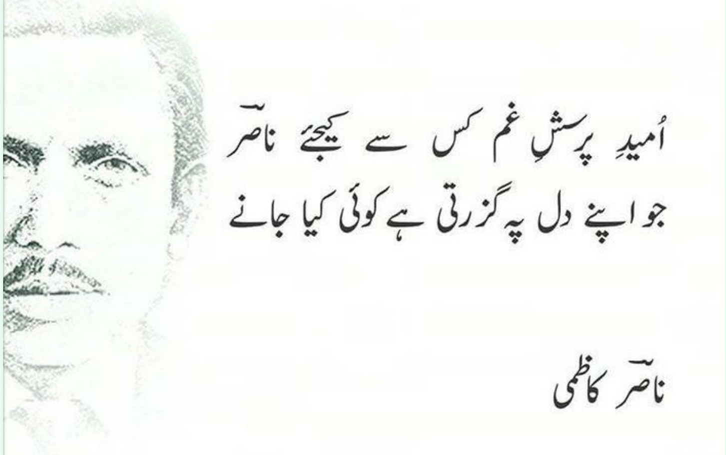

درِ جنت دِکھا دے..

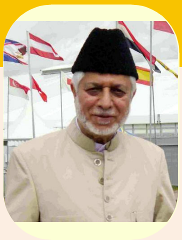

(عطاء المجیب راشدؔ)

رضا تیری ہے جو مولیٰ بتا دے
مجھے اُس راہ پہ خود ہی چلا دے
کمر خم ہے مری بارِ گنہ سے
مرے اِس بوجھ کو تو ہی ہٹا دے
جو بَن پڑتا ہے مجھ سے کر رہا ہوں
مرے تھوڑے کو تُو زیادہ بنا دے
ہوں کب سے منتظر تیری نِدا کا
نوید مغفرت مولیٰ سُنا دے
وہ جِن سے پوچھ گچھ ہوگی نہ کوئی
مقدر میرا بھی ایسا بنا دے
ترے لائق نہیں دامن میں کچھ بھی
کوئی قابل گہر، اپنی عطا دے
تھکا ہارا مسافر ہے یہ راشدؔ
درِ جنت اسے خود ہی دِکھا دے

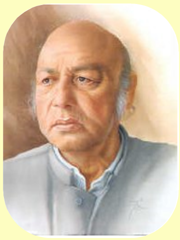

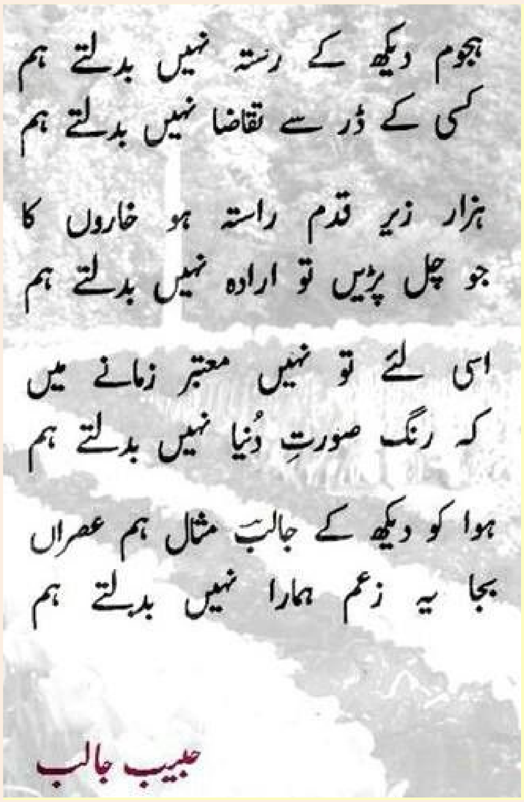

”آپ بیتی“

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

دو چور عورتیں

پانی پت میں میرے یہاں جب پہلی لڑکی (مریم صدیقہ) پیدا ہوئی تو ان دنوں انفلوئنزا زوروں پر تھا۔لڑکی پیدا ہونے کے بعد اس کی ماں نہایت سخت بیمار ہوگئی۔ادھر شہر میں موتا موتی لگ رہی تھی ادھر ہمارے گھر میں سب بیمار پڑے ہوئے تھے۔خدا کی قدرت کہ لڑکی ابھی ہفتہ بھر کی تھی اور برلبِ گور، کہ ایک لاوارث عورت وضع حمل کیلئے شفاخانہ میں آ گئی۔رات کو اس کے ہاں بھی لڑکی پیدا ہوئی۔پھر تو ہم نے اسے معقول تنخواہ اور کھانے کپڑے کے وعدہ پر اپنے گھر دوسرے ہی دن بلا لیا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میری لڑکی کی حالت سنبھلنے لگی اور وہ خدا کے فضل سے پل گئی۔ورنہ جب پہلی دفعہ اسے دائی کے سامنے لٹایا گیا تھا تو دائی نے پوچھا کہ لڑکی کا نام کیا ہے۔کسی نے کہا مریم۔وہ دودھ پلانے والی کہنے لگی تمہارے بچے اسی طرح سوکھ سوکھ کر مرجاتے ہوں گے جو مریم نام رکھا ہے۔خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔وہ دائی تو لڑکی کو دودھ پلاتی تھی مگر ایک عورت لڑکی کے کھلانے پر بھی رکھ لی گئی۔یہ دونوں عورتیں از حد چور تھیں۔گھر میں کوئی چیز کہیں پڑی ہو پلک جھپکنے میں غائب ہو جاتی تھی۔ہم سخت تنگ اور حیران تھے۔پتہ نہ لگتا تھا کہ دونوں میں سے کون چور ہے۔

آخر ایک دن ہمارے یہاں کہیں سے کچھ پیڑے آئے۔میں نے ان میں سے چند پیڑے لے کر ان میں ایک ایک قطرہ جمال گوٹہ کا لگا کر ایک رکابی میں رکھ دئے اور رکابی کارنس میں رکھ دی اور خود اس کمرہ سے ٹل گیا۔دو گھنٹہ کے اندر وہ سب پیڑے غائب تھے۔اب ہم نے دونوں کو دیکھنا شروع کیا کہ کس پر روغن جمالگوٹہ کا اثر ہوتا ہے۔جو قے کرے یا جسے اسہال جاری ہو جائیں بس وہی چور ہے۔آدھ گھنٹہ کے بعد برآمدہ میں سے دائی کی چیخیں سنائی دیں کہ ہائے میں مری۔میرے کلیجہ میں درد ہے۔پاس گئے تو اسے پہلے تو ابکائی آئی۔پھر اس نے سب کھایا پیا نکال دیا۔اس کے بعد ہر تھوڑے وقفہ کے بعد اسے استفراغ ہوتا رہا۔میں نے بیوی سے کہا:

”یہی چور ہے۔معلوم ہوگیا ہے۔اب تم اسے کچھ دہی پلا دو۔اسے آرام آجائے گا۔“

مگر وہ عورت یہی کہتی رہی کہ میرے کھانے کے ساتھ مکھی نگلی گئی ہے۔یہ ابکائی اسی وجہ سے ہے۔دومنٹ کے بعد میں برآمدہ میں سے نکل کر صحن میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پاخانے میں کھلائی بڑھیا چیخیں مار رہی تھی۔ارے کوئی سنبھالو۔میں مری۔میری بیوی نے پاخانہ کا دروازہ کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسے اتنا بڑا دست آیا کہ بیت الخلاء کا سارا فرش خراب ہوگیا ہے اور اس کا تمام پاجامہ بھی تر بتر ہے اور اسہال کا سلسلہ ایسا جاری ہے کہ گویا کسی نے نلکے کی ٹوٹی کھول دی ہو۔بے چاری بڑھیا ایک درجن دستوں میں ہی نڈھال ہوگئی۔اس وقت پتا چلا کہ دونوں کم بخت برابر کی چور تھیں۔خیر شام تک لشتم پشتم دونوں اچھی ہوگئیں اور ان کو بھی ہماری حکمت عملی کا پتا لگ گیا۔اس کے بعد انہوں نے پھر کوئی چیز چرا کر نہیں کھائی اور ایک ہی نصیحت ان کیلئے کارگر ہوگئی۔(میدان تبلیغ میں پیش آنے والے تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات صفحہ 15-16)

مجلس ادارت

رانا عبدالرزاق خان-عطاء القادر طاہر-سید حسن خان-آصف علی پرویز

پروف ریڈنگ

چوہدری بشیر احمد اختر-پروفیسر عبدالقدیر کوکب

کمپوزنگ و ڈیزائننگ

خورشید احمد خادمؔ

مینیجر

سید نصیر احمد

طنز و مزاح

آلو چھیلنے کی ترکیب

سامان: آلو، چھری، پلیٹ، ناول، ڈیٹول، پٹی

آلو لیجئے۔اسے چھری سے چھیلئے۔جن صاحبوں کو گھاس چھیلنے کا تجربہ ہے ان کیلئے یہ کچھ مشکل نہیں۔چھلے ہوئے آلو ایک الگ پلیٹ میں رکھتے جایئے۔بعض صورتوں میں جہاں چھیلنے والا ناخواندہ ہو، یہ عمل بالعموم یہیں ختم ہو جاتا ہے۔لیکن اخبارِ خواتین کی اکثر قارئین پڑھی لکھی ہیں لہٰذا آلو چھیلنے میں ابن صفی کے ناول یا فلمی پرچے ضرور پڑھتی ہوں گی۔ڈیٹول انہی کیلئے ہے۔جہاں چرکا لگا، ڈیٹول میں انگلی ڈبوئی اور پٹی باندھ لی۔ہمارے تجربے کے مطابق ڈیٹول کی ایک چھوٹی شیشی میں آدھ سیر آلو چھیلے جا سکتے ہیں۔بعض جزرس اور سلیقہ مند خواتین سیر بھر بھی چھیل لیتی ہیں۔جن بہنوں کو ڈیٹول پسند نہ ہو وہ سیولان یا ایسی ہی کوئی اور دوا استعمال کرسکتی ہیں۔نتیجہ یکساں رہے گا۔

شاہی بریانی

بریانی اور شاہی بریانی کی ترکیبیں اخباروں اور رسالوں میں اکثر چھپتی رہتی ہیں۔لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں طول العمل بہت ہوتا ہے اور اکثر گرہستن بیبیاں اس لئے ان کو پسند نہیں کرتیں۔ہمارا نسخہ بہت مختصر اور آسان ہے۔اس کیلئے فقط ان چیزوں کی ضرورت پڑے گی:

دو نوٹ دس دس روپے کے (پانچ پانچ یا ایک ایک کے ہوں تب بھی کام چل جائے گا۔) ایک باورچی مشاق۔ (بہتر ہے دلی والا ہو)۔ایک خالی ڈونگا۔

باورچی سے کہیے کہ میاں یہ لو پیسے اور کچھ لانا ہے لاؤ لیکن ہمیں بریانی کھلاؤ۔چند گھنٹوں کے اندر لاجواب بریانی تیار ہوگی۔خالی ڈونگا بازار سے سالن منگوانے کیلئے ہے۔کیونکہ بعض لوگ بریانی میں سالن بھی ڈالتے ہیں۔ہمارا تجربہ ہے کہ بیس روپے میں آپ اور باورچی دونوں پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں۔بشرطیکہ چاول، گھی، مرچ، مسالے آپ اپنے پاس سے دیں۔کھا چکیں تو باورچی کو انعام دے کر رخصت کیجئے اور اطمینان سے بیٹھ کر برتن دھویئے۔

(ابن انشاء کی کتاب ''آپ سے کیا پردہ'' سے ماخوذ)

151 سال بعد بلیومون کو گرہن لگنے کا نظارہ 31 جنوری کو

سنہ 2018 کا پہلا چاند گرہن 31 جنوری کو ہوگا۔یہ مکمل گرہن ہوگا اور یہ مہینے کے دوسرے پورے چاند کے ساتھ نظر آئے گا، جسے عام طور پر بلیومون یا نیلا چاند بھی کہا جاتا ہے۔اس طرح کا نظارہ گذشتہ 151 سال میں نظر نہیں آیا ہے۔

یہ گرہن آدھی رات کو لگے گا اور بحرِ اوقیانوس اس وقت چاند کی سمت ہو گا۔وسطی اور مشرقی ایشیا، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے کافی حصوں میں چاند کا دلکش نظارہ دیکھا جا سکتا ہے۔مغربی ایشیا، برِصغیر پاک و ہند، مشرقِ وسطیٰ اور مشرقی یورپ میں جب چاند طلوع ہوگا تو گرہن شروع ہو چکا ہوگا۔الاسکا، ہوائی اور شمال مغربی کینیڈا میں یہ گرہن شروع سے آخر تک دیکھا جا سکتا ہے۔

اس سال کے بعد اگلی مرتبہ ایسا 31 دسمبر 2028 کو ہوگا اور اس کے بعد 2037 کو۔یہ دونوں گرہن مکمل ہوں گے۔2017 سے پہلے چاند کا آٹھ فیصد جزوی گرہن 31 دسمبر 2009 کو لگا تھا لیکن بلیومون کا مکمل گرہن آخری مرتبہ 31 مارچ 1866 کو لگا تھا۔اس حساب سے بلیومون کا مکمل گرہن 151 برسوں میں پہلی مرتبہ لگ رہا ہے۔

سپیس ڈاٹ کام سائٹ کے مطابق اس گرہن کو دیکھنے کے لیے سب سے بہتر جگہ مشرقی ایشیا، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا ہے۔

(بشکریہ بی بی سی اردو ڈاٹ کام)

حرف تعارف ۔ دانشکدہ

ازمحترم امام عطاء المجیب راشد صاحب

مصنف محترم رانا عبدالرزاق خان صاحب ۔لندن

کالجوں کی شہرت عام طور پر اس علاقہ یا ملک تک محدود ہوتی ہے۔جہاں وہ کالج واقع ہوتا ہے بہت کم ایسے کالج ہوتے ہیں۔کہ ان کی شہرت دیگر ممالک میں بھی ہوتی ہے۔عالمگیر شہرت کا حامل ایک ایسا عظیم الشان کالج تعلیم الاسلام کالج ہے جو برّ صغیر میں جاری ہوا۔بعد ازاں پاکستان میں قائم ہوا۔اس کالج کی شہرت اس پہلو سے عالمگیر ہے کہ اس درسگاہِ علمی سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء اور (طالبات) نے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل جانے کے بعد نہ صرف اس عظیم درسگاہ کی نیک شہرت کو دوام بخشا بلکہ اس درسگاہ کے ماٹو ''علم وعمل'' کو سر بلند کرتے ہوئے اس مادرِ علمی سے سیکھے ہوئے علوم اور اعلیٰ اخلاق کو ساری دنیا میں پھیلاتے ہوئے اس درسگاہ کے نام کو روشن کیا۔اور یہ مبارک سلسلہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قیامت تک چلتا چلا جائے گا اور اس کالج کی نیک شہرت نہ ماند پڑے گی نہ فراموش کی جا سکے گی۔

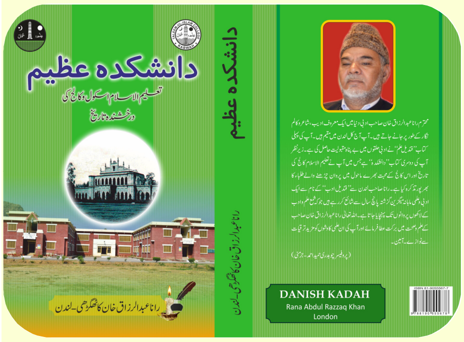

اس وقت آپ کے ہاتھ میں اس عظیم درسگاہ کے حوالہ سے لکھی گئی ایک کتاب ہے۔چند سال قبل کی بات ہے کہ مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب میرے دفتر میں آئے اور تعلیم الاسلام کالج کے حوالہ سے بات شروع ہوئی تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ اس عظیم کالج کا ذکر تو ہوتا رہتا ہے۔لیکن اس کے بارہ میں کوئی جامع کتاب ابھی تک منصۂ شہود پر نہیں آسکی۔آپ ہمت کریں تو آپ اپنے علمی ذوق کی وجہ سے یہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔میں ممنون ہوں جناب مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب کا کہ انہوں نے میری اس تجویز کو یاد رکھا۔اور کچھ ہی عرصہ بعد ایک تفصیلی دستاویز میرے سامنے لا کر مجھے حیران کر دیا۔کتاب لکھنا کچھ آسان نہیں۔لیکن مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب کچھ اس جذبہ اور شوق سے اس کام کے پیچھے لگے کہ لمبا عرصے کی محنت اور تحقیق کے نتیجہ میں ایک تفصیلی کتاب مرتب کر لی۔جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مجھے اس کتاب کو مکمل طور پر بالاستعاب پڑھنے کا تو موقع نہیں مل سکا لیکن میں نے اس کے مندرجات کی فہرست دیکھی ہے اور اس سلسلہ میں مکرم رانا صاحب کو بعض مشورے بھی دیئے ہیں۔امید ہے کہ یہ مشورے فائدہ مند ثابت ہوئے ہونگے۔ایک عظیم درسگاہ کی تاریخ کو اور ایک لمبے عرصہ پر محیط واقعات اور حالات کو ایک جلد میں مرتب کرنا ہرگز آسان کام نہیں۔مکرم رانا صاحب کی اس سلسلہ میں محنت یقیناً بہت قابل تعریف ہے۔ہر کتاب میں مزید بہتری کی گنجائش تو ہمیشہ رہتی ہے۔امید ہے کہ کتاب کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سابق طلباء تعلیم الاسلام کالج کے مشوروں اور مضامین سے کتاب کے اگلے ایڈیشن میں مزید نکھار اور جامعیت پیدا ہو جائے گی۔میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور مصنفِ کتاب کو اس بے لوث محنت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔خدا کرے کہ اس عظیم مادرِ علمی کا علمی ورثہ اور فیض ساری دنیا میں پھیلتا چلا جائے۔آمین۔

ایک لاہوری مولوی صاحب میٹرو بس پر اچھرہ سے شاہدرہ جا رہے تھے۔
اگلی سیٹ پر ایک عورت بار بار اپنے بچے سے کہہ رہی تھی،
''بیٹا! یہ سوہن حلوہ کھا لو، ورنہ میں اِن مولوی انکل کو دے دوں گی''۔
جب خاتون نے چوتھی مرتبہ یہی کہا تو مولوی صاحب بولے،
''بہن جی! جلد فیصلہ کر لو!! آپ کی وجہ سے میں پہلے ہی 4 سٹاپ آگے آچکا ہوں''۔

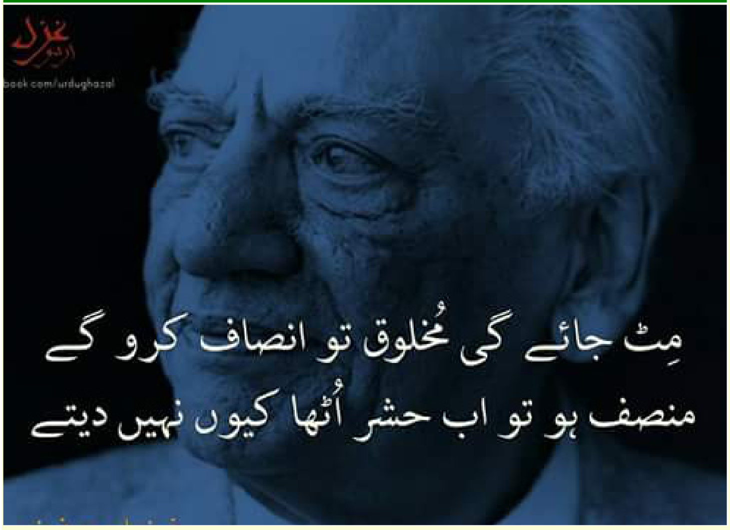

ایک عظیم سائنس دان - پروفیسر عبدالسلام

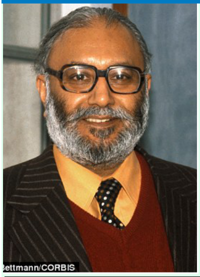

خوبصورت شہر ٹریسٹ (اٹلی)
بین الاقوامی نظریاتی مرکز کا گھر

(پروفیسر آصف علی پرویز۔لندن)۔۔قسط:35

دوست: پاکستان کے وزیر خزانہ نے بین الاقوامی نظریاتی مرکز کیلئے رقم دینے سے انکار کردیا تو پھر وہ کون سا خوش نصیب ملک تھا جس نے مدد کرنے کی حامی بھری۔

آصف: اٹلی کی حکومت نے یہ پیشکش کی کہ مرکز کے قیام کیلئے نہ صرف وہ عمارت مہیا کریں گے بلکہ فراخدلانہ طور پر مالی معاونت بھی کریں گے۔

دوست: یہ ہے علم دوستی کی اعلیٰ مثال! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یورپ میں سائنسی علوم کے احیاء کیلئے اٹلی نے نمایاں کردار ادا کیا۔ بالخصوص

گیلی لیو گلیلی (Galileo Galilei) نے جو دوربین بنائی اس کی مدد سے پہلی دفعہ سائنسدانوں نے مریخ اور دوسرے سیاروں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

آصف: آپ بجا کہتے ہیں لیکن اس زمانے میں پاکستان کے وزیر خزانہ سے بھی کوتاہ قد اور ملاں پادری موجود تھے چنانچہ جیوآرڈانو برونو (Giordano Bruno) نے جب ان دوربینوں کے مشاہدہ کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔اس طرح باقی سیارے بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں تو اس وقت کے پادریوں نے ان پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔آگ کا

ایک بڑا الاؤ جلایا گیا اور عظیم سائنسدان برونو کو آخری موقعہ دیا گیا کہ وہ اپنے اس عقیدہ سے توبہ کرے وگرنہ اسے زندہ جلا دیا جائے گا۔

دوست: میرا دل نہیں مانتا کہ یورپ میں رہنے والے ملاں پادریوں کا ایسا ارادہ ہوگا وہ شاید انہیں ڈرا رہے ہوں گے۔

آصف: نہیں! جب Giordano Bruno نے کہا کہ میں نے اپنے حساب اور مشاہدات سے یہ جان لیا ہے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو میں کیونکر سچائی کا انکار کروں! بہادر Bruno کو رسیوں میں جکڑ کر اس آگ کے الاؤ میں پھینک دیا گیا اور جب اس کا جسم جلنے لگا تو باہر کھڑے ہوئے ہزاروں لوگوں نے اس ''مرتد'' کو زندہ جلتے ہوئے دیکھ کر تالیاں بجائیں اور بالآخر عظیم سائنس دان Bruro جل کر خاکستر ہو گیا۔

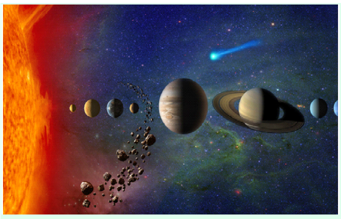

دوست: ملائیت واقعی ننگ انسانیت ہے خواہ وہ کسی مذہب میں ہو! آئیے ہم واپس بین الاقوامی مرکز کی باتیں کریں۔

آصف: اور شعبہ فزکس ٹریسٹ اٹلی نے مقامی اور مرکزی حکومت کے مشورہ سے ٹریسٹ کے خوبصورت شہر میں یہ مرکز بنانے کی پیشکش کی اور اس کے لئے خطیر رقم دینے کی بھی حامی بھری۔

دوست: کیا بین الاقوامی اداروں مثلاً UNESCO نے بھی کوئی فراخدلانہ پیشکش کی۔

آصف: اگرچہ مرکز کی اصولی منظوری ہو چکی تھی لیکن بڑے ممالک مثلاً امریکہ وغیرہ ابھی بھی چاہتے تھے کہ کسی طرح یہ تجویز مالی کمی کے باعث دم توڑ جائے چنانچہ UNESCO نے محض ستائیس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا۔

دوست: یہ تو اونٹ کے منہ میں زیرہ ڈالنے والی بات ہے۔

آصف: بالکل! یقیناً ایسا ہی ہے۔دراصل بڑے ممالک کی یہ خواہش رہی ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک ہمیشہ پسماندہ ہی رہیں تا کہ یہ ان کے قدرتی وسائل تو لُوٹتے رہیں لیکن وہ خود ترقی نہ کریں۔اور یوں بھیک کا کشکول کبھی بھی نہ ٹوٹنے پائے!

دوست: آپ بالکل صحیح کہتے ہیں۔ میں نے پچھلے دنوں سنا ہے کہ امریکہ نے UNESCO کی مالی گرانٹ بند کردی ہے کیونکہ انہوں نے اسرائیل کے ظالمانہ اقدام کی مخالفت کی تھی۔

آصف: یہ بڑی ہی تکلیف دہ حقیقت ہے! پروفیسر عبدالسلام صاحب نے فیصلہ کیا کہ اس عمارت کی تعمیر میں کئی سال لگیں گے۔اس لئے فوری طور پر کرائے کی ایک بلڈنگ لے کر بین الاقوامی نظریاتی مرکز کا آغاز کردیا جائے۔چنانچہ ایک پانچ منزلہ عمارت لیکر مرکز کا افتتاح کردیا گیا۔اس افتتاح کے موقعہ پر ایک ماہ کیلئے بین الاقوامی سمپوزیم ہوا جس میں 300 سے زائد فزکس کے چوٹی کے سائنسدان شامل ہوئے جن میں ایک درجن نوبل انعام یافتہ بھی تھے۔فزکس کی تاریخ میں یہ سائنسدانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔یہاں نہایت ہی اعلیٰ پائے کے مقالے پڑھے گئے۔

دوست: میرا تو دل یہ سوچ سوچ کر ڈوبا جاتا ہے کہ ہمارے وزیر خزانہ کی کوتاہ بینی سے مرکز لاہور میں نہ بن سکا جس کی پروفیسر عبدالسلام صاحب کو شدید خواہش تھی۔ ذرا تصور کریں کہ یہ مرکز لاہور میں بنتا اور پاکستان میں 300 سے زائد حساب دان فزکس کے ماہر نوبل انعام یافتہ سائنسدان اکٹھے ہوتے تو پاکستان کی کیا شان ہوتی۔اس تقریب کی کچھ تفصیل تو بتائیں۔۔

آصف: کیوں نہیں! مگر اگلی ملاقات میں۔